Registered

No. L. 89

ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۰) مطبوعہ ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء بروز جمعہ جلد (۲۸)

گلدستۂ اخبارات

مہاراجہ اجودھیا نے ۵۰۰ روپیہ میموریل فنڈ مہاراجہ دربھنگہ میں عطا فرمایا۔ حضور نظام نے اپنی امپیریل سروس فوج کی خدمات مہم چین کے لئے پیش کی ہیں۔ آغا مرزا علی محمد خاں ہندوستان میں ایران کی طرف سے کنسل جنرل مقرر ہوئے۔ موضع کرکولی ضلع آگرہ میں ڈاکوؤں نے ایک نوجوان بیوہ کو قتل کر ڈالا۔ یہہ بیوہ ایک بڑی جاگیر کی مالک تھی۔ ممالک وسطی میں اچھی بارش ہو گئی۔ شمال مشرق ہند میں بھی اوسط درجہ کی بارش ہوئی۔ ممالک شمال مغرب میں ترشح ہوا۔ تجارت افیون کے اختیارات بڑھانے کی غرض سے مدراس گورنمنٹ نے گورنمنٹ ہند سے دریافت کیا ہے کہ آیندہ گورنمنٹ ایجنسی کی معرفت بمبئی سے افیون لے لیا کرے۔ اب تک مالوہ سے پرائیویٹ ایجنسی کی معرفت لیا کرتی تھی۔ جنگ چین کے سبب سے صیغہ تار کو بہت کام دینا پڑتا ہے۔ اور مدراس اور بمبئی میں بیرونی تجارت کی بھی ترقی ہے لہذا صیغہ تار کے ڈائرکٹر جنرل نے مدراس اور بمبئی کے درمیان ایک اور تار بنانے کا انتظام کیا ہے۔ جاپان میں ماہواری یا ہفتہ وار ۵۰۰، ۴۵ اخبار و رسالے نکلتے ہیں۔ ان میں ۱۵۰ روزانہ بھی شامل ہیں بیس سال کا عرصہ ہوا کہ باقاعدہ طور پر ایک اخبار بھی نہیں نکلتا تھا۔ اڈیٹوریل لکھنے والوں کی یہاں بڑی قدر ہے۔ سرکاری حکام بھی اخباروں میں مضامین لکھتے ہیں۔ یہاں اخبار والوں کو سزا بھی کثرت سے ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ عموماً ہر ایک اخبار کے لئے ایک جیل اڈیٹر بھی ہوا کرتا ہے جس کو وقتاً فوقتاً جیل میں جانا پڑتا ہے۔ بوجہہ سخت بارشوں کے انبالہ اور تھانیسر کے متصل ریلوے سڑک ٹوٹ گئی۔ ڈاک میں تاخیر واقع ہوئی۔ شملہ میں متواتر بارشوں کے سبب سے چھکڑہ کی سڑک پر ایک ٹیلہ گر پڑا۔ راستہ رک گیا۔ راولپنڈی سے لاہور تک ہر جگہہ کثرت سے بارش ہو گئی اور اسی طرح لاہور سے دہلی تک۔ مہاراجہ صاحب والی جیپور چند روز شملہ میں رہیں گے۔ بازار میں ایک ہیڈ کنسٹبل اور کئی سپاہیوں نے ملکر ایک بدمعاش مسمی کنٹو کو گرفتار کیا۔ بوقت گرفتاری اس نے چھرا مار کر ہیڈ کنسٹبل کو سر سے شانہ تک کاٹ ڈالا۔ ایک کنسٹبل زخمی اور بازار میں تیرہ آدمیوں کو زخمی کیا۔ بمبئی میں دکن بینک کے مقدمہ سے متعلق نرائن پھلکیر اور وشنو دھن برادرس کو ایک ایک سال قید ہوئی۔ پٹیالہ اور قرب وجوار میں سخت بارشوں کے سبب سے ستلج وگگو گیرہ کی ندیاں زور شور پر ہیں۔ بند اور پشتے ٹوٹ گئے۔ خوف ہے کہ پٹیالہ پر اثر نہ پہنچے۔ مہاراجہ صاحب کنور صاحب وار برٹن صاحب موقع پر ہیں۔ ہزارہا قحط زدہ روک تھام کر رہے ہیں۔ پنجاب میں ہیضہ نے کئی جگہہ آفت برپا کر رکھی ہے۔ پنجاب طاعون سے بالکل پاک ہو گیا۔ صرف ایک موضع الہ جور (جالندھر) میں خفیف طور پر ہے۔ کورگ میں چار انگریز ایک کشتی میں سوار تھے غرق ہو گئے۔ پونا چار فوجی افسر ہیضہ میں مبتلا ہو کر مر گئے۔ افزائش نسل اسپاں کے متعلق ضروری امور پر غور کرنے کے لئے ۱۰ اگست کو شملہ میں ایک کمیٹی قایم ہو گی۔

کابل سے تازہ خبر ہے کہ وہاں اب ہیضہ میں کمی ہے۔ یوروپین دواؤں کو بہتر سمجھا۔ کوہاٹ میں ہیضہ کی کئی وارداتیں ہوئیں۔ بنگلور کی چھاونی اور شہر میں وبائے طاعون نے پھر زور شور دکھانا شروع کیا۔ مہم چین کے لئے اور جہازوں کو کرایہ پر لینے کا انتظام کیا گیا۔ شہنشاہ جرمن ہر وقت ایک طپنچہ اپنے ساتھ تیار رکھتے ہیں اور جہاں جاتے ہیں ساتھ لے جاتے ہیں۔ اگر کوئی انارکسٹ حملہ کر بیٹھے تو اس کو تو زندہ نہ چھوڑیں۔ مسٹر جی۔ ڈبلیو۔ سٹیونس صاحب جنگ ٹرانسوال میں مارے گئے۔ ڈیلی میل کے نامہ نگار تھے۔ مالکان اخبار کی طرف سے ان کی میم صاحبہ کو چھہ سو روپیہ ماہوار پنشن ملی۔ ٹرکی میں ایک حکم نکلا کہ کوئی برقی چیز یا اوزار باہر سے نہ آنے پائے۔ ملک ڈھومی واقعہ افریقہ میں ... نام ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جو سانپوں کے مندر کے لئے مشہور ہے۔ یہاں پوجاری لوگ ان کو پرند اور مینڈک کھانے کو دیتے ہیں جو دیسی لوگ چڑھاتے ہیں۔ معمولی مکھی کی سولہ ہزار آنکھیں ہوتی ہیں۔ ایک ایک آنکھ میں ۸-۸ ہزار شیشے ہیں۔ ان کی طاقت سے وہ ہر وقت چاروں طرف نظر رکھتی ہے اور اسی طرح روزانہ زندگی کے بیشمار خوفوں سے وہ اپنے آپ کو بچاتی ہے۔ سنہ ۱۸۹۶ء میں تمام روئے زمین پر جو سونا برآمد ہوا اس کا قریب ایک ثلث برٹش قلمرو کی پیداوار تھا۔ دنیا میں سب سے عمر رسیدہ مشنری امریکن بورڈ آف مشنز کے پادری ڈاکٹر الیاس رگس صاحب ہیں وہ سنہ ۱۸۳۲ء میں ٹرکی میں مشنری ہو کے گئے اور اب تک قسطنطنیہ میں کام کرتے ہیں اسوقت وہ بائبل کا ترجمہ بلگیریا کی زبان میں کرتے ہیں ۔

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای ایم ویری صاحب - ڈی ڈی - ایڈیٹر
پادری - این - بی - عبداللہ صاحب - پنڈت رامانند صاحب و انور منشی عالم - اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری - ایچ - گولکناتھ صاحب - پادری غلام مسیح صاحب - ایڈیٹوریل
پادری طالب الدین صاحب بی اے - پادری پی - سی - اوپل صاحب
پادری جی - ایل - ٹھاکرداس صاحب - پادری ایل سنگھ صاحب
پادری ایل - بی - رائٹ صاحب - پادری کیدارناتھ صاحب - کارسپانڈنٹ

جنگ ٹرنسوال - ٹرانسینک کے نقصان

پر لندن میں نکتہ چینیاں ہو رہی ہیں - ادھر جنرل ہالملٹن نے علاقہ میکاڈارپ پر حملہ کرنے کی پوری پوری تیاریاں کی ہیں - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میکاڈارپ پر دشمن کچھ فوج کے ساتھ شرارت کر رہا ہے امید ہو کہ برٹش افواج ظفر امواج بوئروں کو ایسا ٹھیک بنائینگی کہ یاد رکھیں گے - فلکسبرگ کے قریب ۱۵ جولائی کو جنرل رنڈل بوئروں کے ساتھ تمام دن جنگ کرتے رہے - ۱۴ جولائی کو دشمن نے پول کیر ہو کے بائیں پہلو پر ایک سخت حملہ کیا مگر ہمارے بہادروں نے ان کو پسپا کر دیا - جنرل ہالملٹن ہومانسکرال پر بلا مقابلہ بڑھ گئے - ۱۵ سو بوئر معہ پانچ توپوں کے جنرل ہنٹر و جنرل رنڈل کی فوج کو تھلم اور فکسبرگ کے درمیان کاٹکر لنڈے کی طرف چلتے ہوئے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی بوئر جدھر چاہیں اور جس وقت چاہیں فوج ظفر موج کے درمیان سے نکل جاتے ہیں - ایک ٹرنسوال کا افسر گرفتار کیا گیا ہو اس کے پاس کثیر مقدار سونے کی چھپی ہوئی تھی - اور کثیر التعداد اسلحہ اپنے گھر میں چھپائے ہوئے تھا جنرل براڈووڈ اور ہٹن ۱۵ سو فری سٹیٹ والوں کا سخت تعاقب کر رہے ہیں ❊

جنگ چین - ٹنٹس پر ۰۰۰۰ ۸ مشترکہ فوجوں

نے حملہ کیا تھا - ۱۳ جولائی کو تمام دن سخت جنگ ہوتی رہی مگر شہر فتح نہ ہوا - افواج مشترکہ نے رات شہر کی دیواروں کے باہر کاٹی - ۱۴ جولائی کو ۲ بجے صبح سے ۸ بجے رات تک جنگ ہوتی رہی - جاپانیوں نے سب سے پہلے دروازہ شہر فتح کیا پھر تمام مشترکہ فوجیں داخل ہو گئیں برٹش کے ۱۶ قتل ۹۳ زخمی چینیوں کا نقصان نہایت سخت ہوا - ۶۲ توپیں افواج مشترکہ کے ہاتھ آئیں ❊

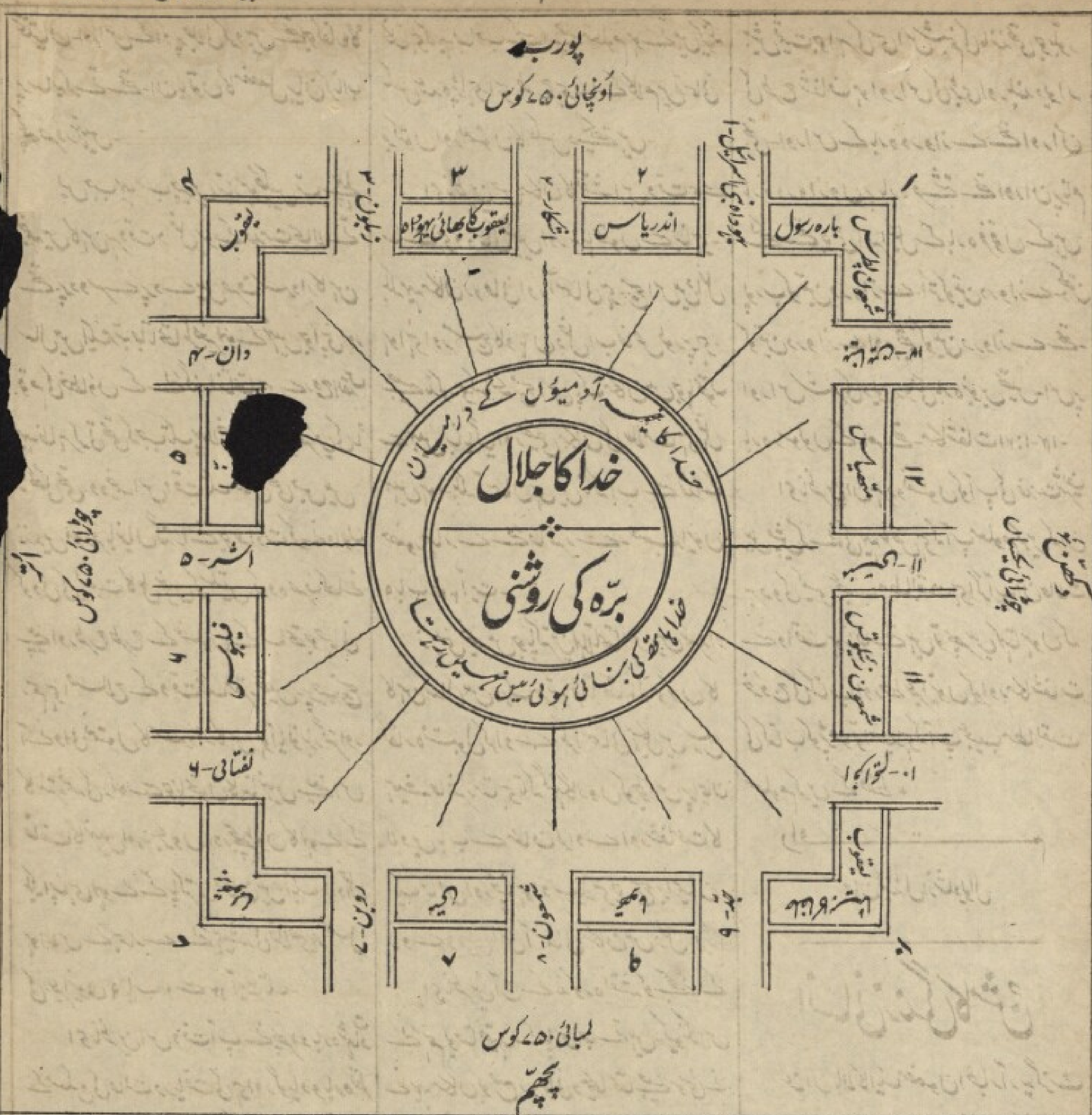
چینیوں نے بیشمار فوج جنگ کیلئے تیار کی ہو پرنس توان کے زیر حکم ۱½ لاکھ فوج ہو چینیوں نے علاقہ روس میں مقام بلاگوویچنگ پر حملہ کر دیا - یہہ منچوریا میں واقع ہو - یہہ حملہ چینیوں کی طرف سے ناگہانی طور پر ہوا - اس پر دارالخلافہ روس میں نہایت سخت تشویش پھیل گئی - ادھر روسی مقام پر حملہ کیا ادھر آمور ندی میں روسی دخانی جہاز روک لئے اور توپخانے جما دئے - دریائے ندی کا ئنٹن پر قلعجات یوگوی کے عقب میں چینی ملٹری کیمپ تیار کر رہے ہیں - چینی سیاہ علموں والوں کا سردار بھی اپنی فوج کو متحرک کر رہا ہو اسکو پیکین آنے کا حکم دیا گیا ہو - اہل لندن ان کی حرکت کو خوفناک سمجھتے ہیں اور علاقہ یانگٹسی میں یہہ حرکت ایک دھمکی خیال کی جاتی ہو - اخبار ٹائمز کہتا ہو کہ برٹش گورنمنٹ ہانگ کانگ و شنگھائی کی حفاظت کو مقدم سمجھے اور پیکین میں بھی اپنا فرض ضرور ادا کرنا ہو ❊

روس نے اعلان کر دیا کہ آمور کا سرحدی علاقہ میدان جنگ بنا ہوا ہو - چین کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے گورنمنٹ روس بڑی بھاری تیاری کر رہی ہو - برٹش افواج کے کمانڈر جنگ چین میں جنرل سر ای گزیلی ہونگے ❊

❊

تار برقیاں

دوسری برگیڈ جو ہندوستان سے گئی ہو وہ ہانگ کانگ میں رہیگی - شنگھائی میں لی ہنگ چنگ کی نسبت شبہ کیا جاتا ہو اور لوگ اس کی عزت نہیں کرتے - شنگھائی میں یوروپین کنسل نہایت سرد مہری سے ملے - یوروپین کی حفاظت کے لئے ایک بھاری فوج جاپانیوں کی چیفو میں اتری ہو - روسی کہتے ہیں کہ چینیوں نے نیوچانگ کو نہیں لوٹا بلکہ ہم نے چینیوں کی وہ خبر لی ہو کہ یاد رکھیں گے - شہنشاہ چین نے فرنچ پریسیڈنٹ لوبٹ - قیصر جرمن امریکن پریسیڈنٹ کو لکھا ہو - موجودہ پیچیدگیوں کے سلجھانے میں مدد کریں - جرمن کنسل کے قتل پر افسوس کیا ہو - سرکشوں کو سزا دینے کا وعدہ کیا ہو - سرحد کو ریا پر چینی فوج کے ساتھ ایک مقابلہ بھی ہو پڑا - بوئروں نے کروگرسڈارپ اور جوہانسبرگ کے درمیان ٹرین توڑ ڈالی - ۲ افسر اور ۱۲ بیماروں کو قید کر لے گئے - وزیر ہند جارج ہملٹن نے پارلیمنٹ میں کہا کہ ہندی پریس کا قانون بغاوت قائم رہیگا کیونکہ انگریزی قانون کے مطابق ہو - مسٹر ولیم ویڈربرن ممبری پارلیمنٹ سے علیحدہ ہونا چاہتے ہیں - وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں فرمایا کہ کمانڈر انچیف ہند جلد مقرر کیا جائیگا - شہنشاہ روس نے شاہ ایران کو ایک پر تکلف دعوت دی - روس میں سخت تشویش کہ سائبیریا کے سرحدی علاقوں کو چینیوں نے مسخر کر رکھا ہو مگر جب روسی فوجوں نے دنداں شکن جواب دیا تو چینیوں نے بلاگوویچنگ کا محاصرہ چھوڑ دیا - وائسرائے نانکن نے ایک چینی شاہی اعلان یورپ کو تار کے ذریعہ سے بھیجا اس میں لکھا ہو کہ ۱۸ جولائی تک سوائے وزیر جرمن کے تمام اجنبی سفیر صحیح و سالم تھے - جرمن سفیر کو ایک باغی گروہ نے قتل کیا تھا - باقی سفیروں کو شاہی حفاظت میں رکھ چھوڑا ہی - چین و جاپان کے درمیان خاص دوستانہ پیغامات کا تبادلہ ہوا - چین نے لکھا تھا کہ مغرب مشرق کو مطیع کرنا چاہتا ہو تم بھی مشرق ہو - آؤ ہم تم ملکر مغرب کو درست کریں - جاپان نے کہا کہ اجنبی وزرا کو بچاؤ - بغاوت کو فرو کرو - پھر ان باتوں پر غور ہو سکتا ہو - اگر تم یہہ دونوں باتیں کرو تو ہم تمہارے طرفدار ہونگے - شنگھائی کے کنسل مدد پا کر خوش ہیں اور اب انہیں کچھ فکر نہیں - ایڈمرل سیمور نے لکھا کہ چینیوں نے ٹنٹس کے عظیم شہر کو بالکل خالی کر دیا اور گرد نواح کو بھی - مشترکہ فوج کو اب یہہ کام باقی رہا ہو کہ پیکین پر پیش قدمی کریں اور قتل وزرا کا انتقام لیں - قتل عام کی تصدیق ایک نووارد چینی نے کی کہ یوروپین عورتوں کی لاشیں ننگی بازاروں میں پڑی تھیں بعض بعض لاشوں کے ٹکڑے



نئی ہیکل کا نقشہ

اے ناظرین ہم نے آپ کی خدمت شریف میں دنیاوی خیمہ کا نقشہ پیش کیا تھا جو موسیٰ نے بحکم رب العالمین بنایا تھا۔ اور ہم نے وعدہ کیا تھا کہ آیندہ نئی ہیکل کا نقشہ جیسا خداوند کے کلام میں تسطیر ہے خدمت شریف میں پیش کریں گے۔ سو اس وقت آپ کے سامنے ہے۔ امید ہے کہ آپ اس کو بغور ملاحظہ فرماوینگے۔

خداوند کے کلام میں شہادت کے مسکن کی بابت یوں تحریر ہے "سو پہلے عہد میں عبادت کے قانون تھے اور ایک دنیاوی مقدس تھا کہ خیمہ تو بنایا گیا۔ پہلا جس میں شمعدان اور میز اور نذر کی روٹیاں تھیں اور اسے پاک کہتے ہیں۔ پر دوسرے پردہ کے اندر وہ خیمہ تھا جو پاکترین کہلاتا ہے [redacted] اس میں سونے کا بخوردان تھا۔ اور عہد کا صندوق چوچاروں طرف سونے سے مڑھا ہوا تھا۔ اس میں ایک سونے کا برتن من سے بھرا ہوا اور ہارون کا عصا جس میں شاخیں پھوٹی تھیں

تختیاں۔ اور اس کے اوپر جلالی کروبین تھے جو کفارہ گاہ پر سایہ کرتے تھے۔ ان باتوں کا مفصل بیان کرنا اب کچھ ضرور نہیں۔

پس جب یہہ سب چیزیں تیار ہو چکیں تب پہلے خیمہ میں کاہن ہر وقت داخل ہوکے خدمت بجالاتے تھے۔ پر دوسرے پردے میں صرف سردار کاہن سال میں ایک مرتبہ جاتا تھا مگر بغیر لہو کے نہیں جو اپنی اور قوم کی خطاؤں کے لئے گذرانتا تھا۔ اس سے روح القدس یہہ ظاہر کرتی تھی کہ جب تک پہلا خ[illegible]ترین کی را[illegible] کھلی تھی۔ وہ خیمہ اس وقت تک [illegible] تھی جس میں نذریں اور قربانیاں گذرانتے جو عبادت کرنے والوں کو دل کی نسبت کامل نہیں کرسکتیں۔ کہ وہ صرف کھانے پینے اور طرح طرح کے غسلوں کے ساتھ جو جسمانی رسم ہیں اصلاح کے وقت تک مقرر تھیں۔ پر جب مسیح آنے والی نعمتوں کا سردار کاہن ہوا آیا تو بزرگتر اور کاملتر خیمہ کی راہ سے جو ہاتھوں کا بنا نہیں یعنے اس خلقت کا نہیں اور نہ بکروں اور بچھڑوں کا لہو لے کے بلکہ اپنا ہی لہو لے کے پاکترین مکان میں ایک بار داخل ہوا۔ اس نے ہمارے لئے ہمیشہ کی خلاصی حاصل کی۔ عبرانیوں ۹ باب ۱ سے ۱۲ آیت تک۔

ای ناظرین اس وقت آپ نے پھر دوبارہ شہادت کے مسکن کی حالت دریافت کی ہے اور گویا دوبارہ نظر ثانی کی ہے کیونکہ جب نقل کو پاس رکھتے ہیں تو اس وقت اصل کی حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ جب نقل ایسی ہے تو اصل کہیں اس سے افضل و اعلیٰ ہوگا۔ اور خاصکر یہی سبب خداوند کریم کا موسیٰ کو حکم دینے کا تھا اور کلام میں صاف آشکارا ہے کہ خیمہ صرف آسمانی ہیکل کا سایہ اور پرچھائیں تھی۔ جب ہم کسی صاحب کی [illegible] ہیں تو بے ساختہ زبان سے یہہ نکلتا ہے کہ یہہ صاحب کیسے اچھے معلوم ہوتے ہیں کیونکہ عکس عمدہ پڑا ہے۔ اسی طرح ہم خدا کے کلام میں آسمانی برکتوں اور نعمتوں کا عکس دیکھتے ہیں۔

ای ناظرین جس مکان کا نقشہ اس وقت ہمارے سامنے ہے وہ خاکی نہیں اور نہ ہاتھوں سے بنا ہے۔ بلکہ یہہ مکان روحانی اور آسمانی ہے۔ مسیح اس میں داخل ہوا ہے اور مسیح کا وہاں دخل اب خاص طور پر ہے۔ جیسے مذکور ہے کیونکہ مسیح اس پاک مکان میں جو ہاتھوں سے نہیں بنایا گیا اور حقیقی مکان کی علامت ہے داخل نہیں ہوا۔ بلکہ آسمان ہی میں تاکہ اب سے خدا کے حضور ہمارے لئے حاضر رہے۔ عبرانیوں ۹ باب ۲۴ آیت۔

زمینی خیمہ میں جو پاکترین کہلاتا تھا اس میں سردار کاہن سال میں ایک مرتبہ جاتا تھا تاکہ لوگوں کا کفارہ قبول کراوے۔ مگر آسمانی ہیکل میں مسیح ہمیشہ حاضر رہتا ہے تاکہ گنہگاروں کو جو اس پر ایمان لاویں باپ سے معاف کراوے اور شفاعت کا ایک خاص اور اُنچا ہوا وسیلہ ہے جو مسیح پر ایمان لاوے وہ بھی اس آسمانی مکان میں دخل پاویگا۔

ای ناظرین آج کے مذکورہ نقشہ کو سمجھنے کے لئے ہم یوحنا فقیہہ کے پاس جاتے ہیں۔ کیونکہ اس نے یہہ مکان بوضع روحانی دیکھا تھا جیسے موسیٰ نے۔ مگر اتنا فرق ہے کہ موسیٰ کو خیمہ بنانے کا حکم ہوا اور یوحنا کو آسمانی مکان کی بابت قلمبند کرنیکا مکاشفہ ہوا۔ وہ ہم سے یوں بیان کرتا ہے کہ فرشتہ مجھے بوضع روحانی ایک بڑے اونچے پہاڑ پر لے گیا اور اس نے اس بزرگ شہر کو اور مقدس یروسلم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اترتے دکھایا اور اس میں خدا کا جلال تھا اور اس کی روشنی بے نہایت بیش قیمت جواہر کی سی اس شبنم کی مانند تھی جو بلور کی طرح شفاف ہو اور اس کی بڑی اور بلند دیوار تھی۔ اور اس کے بارہ دروازے تھے اور ان بارہ دروازوں پر بارہ فرشتے تھے اور ان پر نام لکھے تھے جو بنی اسرائیل کے بارہ فرقوں کے ہیں۔ پورب کو تین دروازے۔ اُتر کو تین دروازے۔ دکھن کو تین دروازے اور پچھم کو تین دروازے تھے۔ اور اس شہر کی دیوار کی بارہ نیویں تھیں۔ اس پر بارہ رسولوں کے نام تھے۔ مکاشفات ۲۱:۱-۱۴۔

ای ناظرین ان ہر دو نقشوں کو آپ کی خدمت شریف میں پیش کرنے کی یہہ غرض ہے کہ آپ معلوم کریں کہ ان ہر دو کی کیسی عجیب مطابقت ہے اگر آپ ان حالات سے واقف ہونا چاہتے ہیں تو پھر میں کہتا ہوں کہ خروج کی کتاب اور خط عبرانیوں کو اور مکاشفات کی کتاب کو پڑھو تو امید ہے کہ آپ عجیب مطابقت معلوم کریں گے فقط +

راقم

جان کینڈل از شادیوال

انسانی زندگی کا مشن

عنوان بالا کا ایک مضمون اخبار آریہ گزٹ پنجاب لاہور مطبوعہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء میں شایع ہوا تھا جس میں کئی ایک باتیں غور طلب ہیں۔ ناظرین کے فائدے کے لئے اور نیز راقم مضمون کی توجہ کے لئے فدوی قلم کو اٹھاتا ہے۔ امید ہے کہ خالی از فایدہ نہ ہوگا۔

قولہ۔ سب سے بڑا سوال جو دنیا میں ہم نے حل کرنا ہے یہہ ہے کہ دنیا میں ہمارا کام کیا ہے؟ ہمارا مشن

کیا ہی؟ ہماری غرض کیا ہی؟ ہمارا فرض کیا ہی؟

اقول - درحقیقت یہی سوال ذیعقل اور روشن ضمیر انسان کے روبرو ہی جس کا جواب اس کو سوچنا ہی اور نہ صرف زبانی جمع خرچ سے اس کو حل کرنا ہی بلکہ عملی طور سے اس کا جواب دینا ہی۔ اور جس شخص نے اپنا یہہ فرض سمجھا ہوا ہی اس کی زندگی اس دنیا میں سپھل ہوگی اور وہ اپنا مآل حاصل کرکے اس دنیا کے سفر سے آنند میں کوچ کریگا اور آخرکار پرماتما کے ست سنگ اور آتما کے چین و سُکھ کو پراپت کریگا۔ اور جو اس فرض سے غافل ہوگا چاہے دنیا میں خوش خوش زندگی بسر کرے پر عاقبت اس کی پُرخطر اور خوفناک ہوگی جہاں اس کی روح گناہ کی سزا پاتی رہیگی اور پچھتاویگی لیکن اس کی تلافی نہ ہوسکیگی +

قولہٗ - مسئلہ تناسخ ہمیں اس امر کو تسلیم کرنے کی اجازت دیتا ہی۔ صرف اجازت ہی نہیں دیتا بلکہ مجبور کرتا ہی کہ عمر انسانی کا احاطہ ساٹھ ستر یا سو کوس تک ہی نہیں جاتا۔ منش جیون کا میدان قبر یا مسان تک ہی محدود نہیں بلکہ ایک بحر ناپیدا کنار ہی۔ ہاں انسان کی زندگی کا خاتمہ نہیں بلکہ لاانتہا زمانہ تک چلی جاتی ہی۔

اقول - یہہ امر کہ روح کو فنا نہیں عقل کے نزدیک ایسا صاف اور قابل پذیرائی مسئلہ ہی کہ ہر ایک فرقہ و مذہب خواہ وہ کیسا ہی ہو اس کا قایل ہی کہ روح بدن انسانی میں سے نکل جاتی اور فانی نہیں بلکہ غیر فانی ہی اور اس کو بقا ہی۔ مسئلہ تناسخ روح کی بقا کو ثابت کرنے والا ہرگز نہیں بلکہ یہہ تو روح کو ذلیل اور خوار کرنیوالا ہی۔ اس کی قدر کو گھٹانے اور خراب کرنے والا ہی اور اس میں کسی قسم کی خوبی روح کے لئے میسّر نہیں ہوتی سوائے ذلت کے روح اس سے کوئی فایدہ اُٹھا نہیں سکتی۔ ہاں ہم یہہ مان لیتے ہیں کیونکہ قدرتی طور پر یہہ ہمارے اندر مسلم رکھا ہوا ہی کہ ہماری روح کو فنا نہیں وہ ہمیشہ جیتی رہیگی۔ اگر کسی کتاب کے پابند ہوکر بھی اس کے قایل نہ ہو تو بھی انسان کی طبیعت اس امر کی گواہی دیتی ہی کہ اس کی روح مرنے کی نہیں ہی۔ اور جس حالت میں یہہ روح ایسی خوبی سے آراستہ کی گئی ہی تو صاف یہہ امر پایا جاتا ہی کہ اس کا مشن کوئی ادنیٰ اور ہلکا کام نہیں ہوگا جیسا کہ دوسری مخلوقات موجودہ کا نظر آتا ہی۔ بلکہ اُس کا مشن کوئی ان سب سے بڑا اور بھاری ہی +

قولہٗ - مسئلہ تناسخ کے ثبوت میں کثیر شہادتیں موجود ہیں۔ مگر یہہ ایک علیحدہ مضمون ہی۔ اس موقعہ پر صرف ایک دو امور کا اشارہ کر دینا بہتر ہی۔ مگر یہہ مختصر اشارات ہی معترض کی زبان بند کرنے کو کافی ہیں۔ اوّل خدا کی ہستی اور انصاف کی صحت دوئم اچھے اور بُرے کرموں کی جزا و سزا۔ سوئم نتیجتاً مخلوقات کا مختلف حالتوں میں موجود ہونا +

اقول - تناسخ کے ثبوت میں جو یہہ تین باتیں پیش کی ہیں بالکل کافی ثبوت ان سے نہیں نکلتا کیونکہ خدا کی ہستی اور انصاف بغیر تناسخ کے بھی ثابت ہی۔ اور کاموں کی سزا بغیر تناسخ کے بھی مل سکتی ہی اور اچھی طرح سے باقاعدہ مل سکتی ہی۔ مخلوقات اس مسئلہ کے ہونے سے موجود ہو سکتی ہی۔ اور اگر یہہ مسئلہ نہ ہوتا تو آپ کی دانست میں مخلوقات ہی موجود نہ ہوتی کوئی دلیل نہیں رکھتا۔ کیونکہ جب خدا خالق قادر اور مالک اور حاکم ہی تو یہہ سب کام کیوں نہیں ہو سکتے؟ کیوں خدا ایک ایسے بے ڈھب گورکھ دھندے میں پھنسیگا کہ جس سے مسلسل ایسے بے سروپا جھگڑے اور دقتیں پیدا ہوں؟

قولہٗ - اب انسانی زندگی کا مشن یہی ہی کہ انسان ایشوریہ گیان پر عمل کرے اپنی شریرک و آتمک قوائے کا صحیح اور مناسب استعمال کرے اور رفتہ رفتہ انہیں ترقی دیکر ان کی تکمیل کرے اور راحت حقیقی حاصل کرے جس میں کہ پرماتما کی بھی خوشی ہی +

اقول - خدا کے کلام پر عمل کرنا انسان پر فرض تھا لیکن صاف ظاہر ہی کہ انسان نے اس پر عمل نہیں کیا بلکہ گناہ و پاپ میں مبتلا ہوکر اینک پرکار کی اپادیوں اور بکرموں میں پڑگیا ہی اور اب نیکی کے کاموں کی طرف اگرچہ آنا تو چاہتا ہی پر پاپ جس کے بس میں یہہ ہوگیا ہی اس کو ہونے نہیں دیتا تو اب اس حالت میں انسان کیونکر اپنے قوائے شریرک و آتمک کو درستی پر لا سکتا ہی؟ اور ان کو رفتہ رفتہ کس طرح سے ترقی دے سکتا ہی؟ اس کی بجائے روز بروز انسان گناہ کی طرف ترقی کرتا چلا جاتا ہی اور نیکی کی تنزلی ہر لحظہ و پل میں زیادہ تر ہو رہی ہی۔ ایسا کہنا ٹھیک اس طور کا ہی کہ جبکہ ایک شخص زہر کھا چکا ہی اور اس کا اثر بھی نمود ہو رہا ہی۔ اب اگر کوئی آکر کہے کہ اب پھر زہر نہ کھاؤ اور اس کا اثر تم پر نہ ہوگا۔ اس سے اس زہر خوردہ شخص کو کچھ فایدہ پہنچیگا۔ اور کیا وہ بچیگا؟ ہرگز نہیں۔ اسی طور سے اب انسان گنہگار ہو چکا ہی۔ اور آپ کہتے ہو کہ وہ اب ازسرِنو اپنے قوائے کو ٹھیک کرے اور پاک ہو جاوے وہ کیونکر یہہ کریگا اور بری از گناہ ہوگا؟ یہہ امر ازحد مشکل ہی اور ایسا کہنا بالکل فضول ہی +

قولہٗ - آخر میں ہم نے اس بات پر غور کرنا ہی کہ یہہ مشن کس طرح پورا ہو سکتا ہی اور وہ کون سے وسائل ہیں جن کو عمل میں لانے سے ہم سچّا آنند حاصل کر سکتے ہیں چونکہ ہماری اودیا یعنی کام کرودھ لوبھ

موہ اور ہنکار انسان کے دشمن ہیں اور اس کی جڑ اُکھاڑنے کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتے ہیں۔ اس لئے ایک ایسے ضابطہ یا مجموعہ قوانین کی ضرورت ہے جو روح کو ان ڈاکوؤں کے حملہ سے بچاوے اور ان کو قابو میں رکھے۔ یہہ مجموعہ قوانین مذہب ہے اور ہر ایک شخص کے واسطے مذہب لازمی ہے۔ جتنا سچا پُرتاثیر اور زوردار مذہب ہوگا اُتنا ہی زیادہ ہم زندگی کا مُدعا پورا کرنے کے قابل ہونگے۔

اقول۔ یہہ ہی تو بات ہے کہ اب گناہ نے خرابی ڈالی ہے اور ہمارے قوائے بگڑ گئے ہیں نیکی کے لایق نہیں رہے ہیں۔ اب ضرورت یہہ ہے کہ دل جو گناہ آلودہ ہو گیا ہے پاک کیا جاوے اور بگڑی طبیعت درست کی جاوے۔ اس کے لئے سچ مچ ایک مذہب کی ضرورت ہے۔ پر مذہب صرف ایک ہونا چاہئے اور وہی سچا ہونا چاہئے کہ جس کے ذریعہ سے دل کی پاکیزگی اور گناہ سے خلاصی اور نیکی کرنے کی طاقت حاصل ہو جاوے تو وہی مذہب اختیار کرنے کے لایق ہوگا۔ اب اس کے لئے بہت سے مذاہب جو دنیا میں موجود ہیں اور ایک کچھ کہتا ہے اور دوسرا کچھ کہتا ہے ضرور نہیں ہیں صرف ایک ہی نجات کا طریقہ اور ایک ہی مذہب سچا ہوگا۔ نہ بہت سے طریقے اور نہ بہت سے مذاہب ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ اور اب انسان کی زندگی کا مشن یہہ ہی ہے کہ خدا کے سچے مذہب کی تلاش کرے اور اس کی پیروی کرے اور بچ جاوے۔

اور سچا مذہب وہی ہوگا جو انسان کے قوائے جسمانی اور روحانی کا صحیح استعمال سکھلاوے اور طاقت بخش کر نیکی اور شُبھ کرم کراوے یا یوں کہو کہ از سرِ نو زندگی بخشے۔

ایسا مذہب صرف مسیحی مذہب ہے جو صاف صاف لفظوں میں ہر ایک بنی آدم سے کہتا ہے کہ تو تھکا اور ماندہ اور زیربار ہے مجھ پاس آ۔ اپنا بوجھ (جو تیری زندگی کا مشن تھا یعنے پرمیشور کی آگیا کا پورا کرنا) مجھ پر ڈال اور اب میرا ہلکا بوجھ جو صرف ایمان کا جُوا ہے اپنے اوپر سے تب تو اپنے جی میں آرام پاویگا۔ اب انسان کی زندگی کا مشن صرف دو باتیں ہیں۔ اوّل توبہ کرنا۔ دوم ایمان لانا اور بس۔ اور اس سے ہی نجات کی بخشش مفت میں آدمزادوں میں سے بہتوں کو مل سکتی ہے جو ان دو باتوں کو قبول کرکے خدا اور شفیع خداوند یسوع مسیح اور روح القدس کا جو واحد خدا ہے بپتسمہ لے۔ اور اس کے علاوہ اور کوئی دوسرا طریقہ اور صورت بچاؤ کی مطلق نہیں ہے۔ کاشکہ لوگ اپنی زندگی کے اس مشن سے آگاہ ہوں اور ایمان کے تابع ہو کر نجات کو حاصل کریں۔ اور نہ کہ خالی باتوں کے جمع خرچ ہی میں پڑے رہیں۔ اور ہلاک ہو جاویں ؛

راقم

جے۔ ایس

گر نہ بیند بروز شپّر چشم ؛
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ہم کو مسیحی مذہب کے متعلق کسی امر پر اس قدر تاسف اور حیرانگی پیدا نہیں ہوتی جتنا ہندو اور مسلمانوں کے اس ہٹ آلودہ سوال پر کہ مذہب عیسوی نے کیا ایسے جوہر نمایاں دکھائے ہیں جو دیگر مذاہب میں نمایاں نہیں ہوتے ہیں۔ اسکا اس کے علاوہ اور کیا جواب قاطع ہو سکتا ہے کہ عیاں را چہ بیاں۔ انفرادی زندگی۔ سوشل زندگی۔ قومی زندگی بلکہ انسانی زندگی کا کوئی بھی حصہ ایسا نہیں ہے جس میں مسیحی مذہب اپنا اعجازی وصف نہ دکھاتا ہو۔ مگر ہاں تعصب بھرے انسان کو جو شپّر کی طرح تاریکی پسند کرتا ہو۔ سفید سیاہ اور سیاہ سفید ہی نظر آویگا۔ خواہ مثل مہتاب سچ کی حقانیت دنیا پر کتنی کیوں نہ تاباں اور درخشاں ہو۔ سچ تو یہہ ہے کہ جو مذہب روحانی بصارت اور ضمیر کو روشن و منور کرتا ہو جو انسان کے نیک افعال میں موٹیو کو پیدا کرتا ہو اور اس کے اغراض اور مقاصد کو نفسانی آلایش سے مبرا کرتا ہو اور نیکی کو بلا لحاظ اُجرت ادا کرتا ہو وہی مذہب صداقت پر ہے اور کوئی نہیں۔ اور اس قسم کے معیار پر ہی اس کا صدق یا کذب کما ینبغی پرکھا جا سکتا ہے۔ دور کیوں جانا ہے ہندوستان میں ہی مسیحی مذہب کا اعجازی عمل دیکھا جا سکتا ہے۔ ملک کی موجودہ تنگی اور مصیبت کی حالت پر ایک نظر ڈالی جاوے جو اس پر بیتی اور بیت رہی ہے اس میں کس مذہب کا نیک فعل ظہور میں آیا ہے۔ ملک مذکور کی گریہ و زاری کو کس ملت اور مذہب کے لوگوں نے ہمدردی کے کانوں سے سُنا اور ہمدردی کو عمل میں لائے ہیں۔ یتیموں کی کس نے خبرگیری کی اور ان کی حالت زار دیکھ کر آٹھ آٹھ آنسو روئے ہیں۔ کون بھوکوں اور ننگوں کے درمیان جا کے رہا ہے۔ حتیٰ کہ بعض مشنریوں کی جانیں بھی ان کی خدمت میں تلف ہو گئی ہیں۔ ہاں یوں تو آریوں اور مسلمانوں نے عیسائیوں کے دیکھا دیکھی یتیموں کی خبر لینا شروع کی تھی وہ بھی اپنے اپنے حلقہ اور گروہ کی۔ مگر ان کے ایک ایک فعل میں حکمت عملی پائی جاتی تھی۔ یتیموں کی خبر اپنے ذمہ لینا۔

ان کی خاطر دوڑ دھوپ اور جدوجہد کرنا خاص اس غرض سے تھا کہ مبادا یتامی عیسائیوں کے ہاتھ نہ نہ پڑ جاتے۔ بابو لاجپت رائے جیسوں کی ہائے وائے خاص اسی قسم کی تھی۔ صاحب موصوف خوب جانتے ہیں کہ جب تک اپنے ہم ملتوں کو اشتعال طبع اور یہہ نہ جتایا جاوے کہ قوم کے ننھے ننھے بچے ہاتھ اور قومی دائرے سے جاتے ہیں تب تک کوئی اور مذہبی موٹو پاور ایسا نہیں ہے جو نقار خانہ میں طوطی کی آواز کا کام دئے جاوے۔ یتامی کی خبرگیری کی اتنی نہیں سوجھی جتنی ان کے دھرم بھرشٹ ہونے کی۔ ادھر ممالک یوروپ اور امریکہ ہندستان کی حالت زار دیکھکر آٹھ آٹھ آنسو رو رہے ہیں۔

کلاپس صاحب اڈیٹر مسیحی اخبار امریکہ اپنا وطن مالوف اور کام کاج چھوڑکر عین مصیبت کے وقت اس ملک میں آپہنچے تھے۔ اور وہ بھی ان دنوں جب دھوپ کی شدت اور موسم کی گرمی انسان کو نکما بلکہ دیوانہ وار بنا دیتی ہے۔ اکثر موسم سرما میں دیگر سیاح بھی بطور سیر اور تفریح اس ملک میں وارد ہوتے ہیں اور شہر بشہر گشت لگاتے پھرتے ہیں۔ مگر یہہ بندہ خدا اپنے ملک کا ریزیڈنیٹو ہوکر گرمی کے موسم میں اپنی آرامگاہ کو چھوڑکر ملک مصیبت اور تنگ حالی کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے آیا تھا تاکہ اپنی اور اپنے وطن کے لوگوں کی ہمدردی کو زیادہ جوش زن کرے۔ صاحب موصوف نے جو اپنے اوپر دکھ گوارا کیا اس کا موٹو پاور صرف مسیحیت نہیں تھا۔ ان کا یہاں آنا سوائے انسانی محبت اور ہمدردی کے اور کیا متصور تھا؟ کاشکہ ہندو و مسلمان مسیحی مذہب کے اس کرشمہ کو دیکھیں۔ کاشکہ مرزا قادیانی جن کو اپنے قلم کے زور پر بڑا فخر ہے جو اکثر عیسائیوں سے معجزہ طلب کرتے رہتے ہیں عیسائیوں کے اس اعجازی عمل کو دیکھیں اور جب تک عیسائیوں کے سے مسیحی اوصاف ان سے ظہور میں نہ آویں عالم سکوت اختیار کریں۔ یوں تو ہم بھولے نہیں کہ دو سال ہوئے بڑے کر و فر سے عین اس موقعہ پر جب مرض طاعون نے پنجاب کے ایک ضلع میں اپنا سیاہ منہہ دکھایا تھا اور جب انسانی قیافہ اسی بات پر دال تھا کہ یہہ موذی مرض تمام پنجاب میں پھیل جاویگی۔ مرزا صاحب بھی موقعہ کو غنیمت جانکر اپنی ڈینگ مارے بغیر نہ رہ سکے۔ جھٹ پٹ اپنا قیافہ جمایا اور معمولی اشتہار ونکے کاغذ سیاہ کئے بلکہ طبابت کی بھی سوجھی اور چند پٹینٹ ادویہ واسطے دفعیہ مرض طاعون اشتہاروں پر نازل ہوئیں۔ نہ معلوم کن سوداگروں کے ہاتھ وہ ادویہ پڑیں۔ کتنی فروخت ہوئیں کیا نفع اٹھایا۔ کتنے پنجابی طاعون زدوں کے کام آئیں مگر کچھ ایسی ہوا پلٹی کہ طاعون نے پنجاب میں کچھ دخل ہی نہیں پایا۔ شاید اعجمی والی قرانی عظمت پنجابیوں میں قایم کردی ہو جس کے طفیل یہہ بلا سر سے ٹلی۔ خیر یہہ سب کچھ اپنے مضمون کے ضمن میں ہم نے کہا۔ مطلب یہہ ہے کہ مرزا صاحب نے سوائے زبان درازی اور گویائی کے ملک کی اس موجودہ مصیبت کے وقت عملاً اپنے نیک اعمال کا کیا نمونہ دکھایا ہے۔ اس میں شک و شبہ نہیں کہ آپ کے اور لاجپت رائے صاحب کی طرز کے لوگ ترکی بہ ترکی جواب دیں گے اور سوائے غرض کے عیسائیوں کے کام میں اور کچھ نہیں دیکھیں گے۔ مگر ہم یہہ استفسار کرتے ہیں کہ یوروپ و امریکہ کے لوگوں کا اس ملک کے لوگوں کا عیسائی کرنا کیا دنیاوی یا ملکی فائدہ رکھتا ہے، کیا کوئی فوج بھرتی کرنی ہے؟ ہمارے خیال میں ملکی لحاظ سے تو انگریزوں کو اس ملک کے لوگوں کا ہندو اور مسلمان ہی رہنا پسند ہے۔ لارڈ سالسبری وزیر اعظم نے جو کچھ ہدایت مشنریوں کو اپنی تقریر میں فرمائی ہے وہ ہمارے قول کو تصدیق کرتی ہے۔ ملکی لحاظ سے انگریز نہیں چاہتے کہ ان ملکوں میں جہاں ان کی دست اندازی ہے عیسائیت کو دخل ہو۔

علاوہ بریں۔ جنوبی افریقہ۔ آسام اور اور ملکوں میں قلی وغیرہ کا کام ایسوں سے ہی خوب چلتا ہے۔ ان پر دباؤ اور رعب جمایا جاسکتا ہے۔ پر اگر وہ عیسائی ہوتے تو آزادی پسند ہو جاوینگے لہذا اس قسم کے اعتراضات کچھ وقر کی نگاہ سے دیکھے نہیں جاسکتے فقط۔ پھلور

پیکن۔ دار الخلافہ چین

اس وقت جبکہ چین میں خونخوار و عظیم جنگ کی تیاریاں ہو رہی ہیں اور اخبارات میں چین کا معاملہ ہی زیادہ دلچسپی سے پڑھا جاتا ہے ناظرین کے لئے دار الخلافہ چین کے حالات غالباً غیر معمولی دلچسپی کا باعث ہونگے۔ سب سے عجیب اور حیرت انگیز بات جو اس شہر کی ہے وہ اس کی آبادی ہے تمام دنیا میں کوئی شہر نہیں جس میں اس کے برابر انسان رہتے ہوں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ساٹھ لاکھ آدمی اس شہر میں رہتے ہیں۔ پیکن ایک ہی شہر نہیں بلکہ اس میں چار شہر آباد ہیں اگر کوئی شخص اس کی سیر کو جاوے تو سب سے پہلے کوسوں کے حلقے میں

شہر کی فصیل جو بڑی عالیشان ہی دکھلائی دیگی۔ اس کے چاروں طرف نہایت ہی بڑے بڑے بیشمار دروازے ہیں۔ اور فوجوں کے ہر وقت تیار رہنے کے لئے بڑے بلند برج بنے ہوئے ہیں جن میں ہر وقت فوج کی معقول تعداد مسلح موجود رہتی ہی کہ اگر کوئی دشمن حملہ آور ہو تو اس کا مقابلہ کیا جاوے۔ شہر میں داخل ہونے کے بعد چاہے مہینہ بھر سیر کیجئے مگر پوری آبادی دیکھنا دشوار ہی۔ شہر میں پہاڑ جنگل۔ باغیچے۔ دریا موجود ہیں۔ گویا کہ ملک کا ایک حصہ گھرا ہوا ہی۔ پانچ چھ میل اندر کی طرف جانے پر ایک ویسی ہی فصیل اور دروازے نظر آوینگے گویا کہ شہر کے اندر ایک اور شہر بستا ہی۔ اس فصیل کے اندر جو آبادی ہی اس میں بھی دریا اور جنگلات۔ پہاڑ موجود ہیں۔ اس شہر میں بھی مہینوں تک سیر کیجئے اور لطف اٹھائے جب سیر کرکے سیر ہو جاؤ تو اسکے پیٹ میں ایک اور شہر بستا نظر آویگا اس کی شہرپناہ بھی اسی نمونہ کی بنی ہوئی ہی۔ اور اسی طرح ندی نالے اور خوشنما باغ سیر کے لئے موجود ہیں۔ اس تیسرے شہر ہی پر خاتمہ نہیں بلکہ اس کے اندر چوتھا شہر بھی ہی جس کی فصیل اور دروازے وغیرہ ویسے ہی ہیں جیسے کہ پہلے بیان کر چکے ہیں۔ لطف کی بات یہہ ہی کہ سب سے پہلے شہر کی رنگت بالکل نیلی ہی۔ یعنے دکان۔ مکان۔ وغیرہ سب نیلے رنگ سے رنگے ہوئے ہیں اور ان میں چینی رہتے ہیں۔ دوسرا شہر سرخ رنگت کا ہی۔ گویا کہ ہر جگہہ سرخی ہی سرخی نظر آتی ہی۔ اس میں تاتاری لوگ بود و باش رکھتے ہیں۔ تیسرا شہر فغفور چین اور ان کے اہلکاروں کی جائے رہایش ہی نہایت خوبصورت اور اعلیٰ درجہ کی کاریگری کے بنے ہوئے عالیشان محلات ہیں جن کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ اور یہہ تمام وکمال سبز رنگ کا ہی۔ چوتھا شہر دیوتاؤں کے لئے ہی اس میں دیوتاؤں کے مندر اور پوجاریوں کے مکانات ہیں۔ یہہ پاک شہر پاکیزہ زرد رنگ کا رنگا ہوا ہی کوئی غیر مذہب اور غیر ملک کا آدمی اس چوتھے شہر میں دخل نہیں پا سکتا اگر معلوم ہو جاوے کہ اس طرح کا کوئی شخص داخل ہوا ہی تو فوراً گردن اڑا دینے کا حکم ہی۔ غیر مذہب کے شخص کا اس جگہہ داخل ہونا نہایت منحوس سمجھا جاتا ہی اس وقت تک صرف دو انگریز تبدیل لباس کرکے اس شہر میں داخل ہو سکے ہیں۔ ایک جرمنی کے پرنس ہنری اور دوسرے امریکہ کے مسٹر پیئرک صاحب امریکہ والے صاحب چینی لباس پہنکر اور خود کو لی ہنگ چنگ کا سکرٹری ظاہر کرکے اس وقت داخل ہوئے تھے جبکہ شہنشاہ چین بہشت کے مندر میں عبادت کر رہے تھے ۔

بیان کیا جاتا ہی کہ تمام چینی لوگ ان صاحبوں کا داخل ہونا بہت ہی منحوس خیال کرتے ہیں اور ملک میں بدامنی اور زوال پھیلنے کا یہی باعث بتلاتے ہیں۔ تاریخی ذریعوں سے معلوم ہوا ہی کہ اس شہر کو بنے ہوئے صرف دو ہزار چھ سو برس ہی ہوئے ہیں۔ چاروں شہر ایک ہونے پر بھی ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ گو ہماری نظروں میں یہہ چار شہر ہیں مگر چینی لوگ ان کو چار محلے سمجھتے ہیں۔ اس شہر کے مکانات اور دوکانیں ایسی حکمت اور خوبصورتی کی بنی ہوئی ہیں کہ ایک ایک کی تعریف کے لئے کتاب چاہیے اور کیوں نہ ہو جبکہ یہہ شہر ان لوگوں کا دارالخلافہ ہی جنکی صنعت اور حرفت کی لیاقت چاردانگ عالم میں مشہور ہی۔ چین جیسی کاریگری دنیا بھر میں کہیں نہیں۔ یہہ چینی لوگوں کا ہی کام تھا کہ مانی جیسے استاد کو دھوکہ دیدیا۔ حضرت نظامی اپنے سکندرنامہ میں ایک حکایت لکھتے ہیں کہ جب چینیوں نے سنا کہ دنیا کا ایک مشہور استاد کاریگر چین میں آرہا ہی تو انہوں نے راستہ میں جہاں پانی کی قلت تھی ایک بلوری حوض بنایا جو دیکھنے والے کو پاک و شفاف پانی کا نظر آتا تھا مگر دراصل وہ بلور ہی بلور تھا چنانچہ جب مانی وہاں پہنچا اور تشنگی سے مغلوب ہوکر اپنا پیالہ اس حوض میں سے بھرنے لگا تو پیالہ بلور سے ٹکراکر ٹوٹ گیا اس کو معلوم ہوا کہ یہہ سب چینیوں کی دھوکہ بازی تھی۔ یہہ بھی استاد کامل تھا جھٹ اپنی دانائی سے اس میں ایک مردہ کتے کی شکل بنائی جس کے بدن میں سینکڑوں کیڑے پڑے ہوئے ہوں۔ غرض یہہ تھی کہ اور کوئی آدمی دھوکہ نہ کھاوے۔ جس ملک کے لوگ ایسے دانا اور کاریگر ہوں وہاں کے دارالخلافہ کے مکانات کیونکر عجیب وغریب نہ ہونگے ۔

عالی جناب موجودہ وائسرائے لارڈ کرزن صاحب بہادر چین اور اس کے دارالخلافہ کی خوب سیر کر چکے ہیں اور بھی کئی انگریز سیاحوں نے اس جگہہ کی سیر کی ہی اور اپنی سیاحت کے حالات تفصیلوار تحریر کئے ہیں۔ یہہ پیکن چین کا پرانا دارالخلافہ نہیں ہی۔ پہلے نان کنگ نامی شہر چین کی دارالسلطنت تھا۔ اس وقت مانچنگ قوم کے لوگوں کی حکومت تھی اور شہنشاہ کا نام منگ راجہ تھا۔ چین کے شہنشاہ خود کو چندربنسی خاندان سے ظاہر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم غیر ملک سے یہاں آکر آباد ہوئے ہیں۔ اس حساب سے چینی لوگ بھی آریہ سنتان معلوم ہوتے ہیں۔ کہا جاتا ہی کہ شہنشاہ چین خود کو تمام دیوتاؤں کا بادشاہ تصور کرتا ہی یہاں تک

کہ اگر کوئی درخت گرجاوے تو ہوا کے دیوتا پر جرمانہ کیا جاتا ہے اگر بارس نہیں ہوتی تو راجہ اندر پر عتاب نازل ہوتا ہے۔ اگر ملک میں امن اور خوشحالی رہے تو دیوتاؤں کو خطاب دیئے جاتے ہیں۔ یہہ خود کو خود مختار سمجھتے ہیں۔ سال بھر میں ایک دفعہ بہشت اور کھیتی کے مندروں میں جاکر معہ اہلکاروں کے روزہ رکھتے اور عبادت کرتے ہیں۔ اور اپنے بزرگوں کی مورتوں کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ دیوتاؤں پر حکمرانی کرنا مبالغہ معلوم ہوتا ہے۔ بہرحال یہہ ضرور ہے کہ اتنی بڑی سلطنت کے بادشاہ کو خوش کرنے کے لئے اس کی تعریف میں یہہ باتیں کہی جاتی ہونگی ۔

چین کے ملک پر کئی بادشاہوں نے چڑھائیاں کیں مگر ان کی طاقت کے مقابلہ میں کسی کو فتح نصیب نہ ہوئی۔ تاتار کے مسلمانوں نے چین کو زیر کرنے کے لیئے دھاوا کیا مگر خود مغلوب ہوکر رعایا بنگئے۔ اور بھی کئی دفعہ چڑھائیاں ہوئیں مگر کسی کو کامیابی نہ ہوئی۔ ہندوستان کے ایک تغلق بادشاہ نے ہمالیہ پہاڑ کی راہ سے چین پر فوج کشی کی مگر منہہ کی کھائی اور واپس ہوا۔ تاتاریوں سے بچنے کے لئے ہی چینیوں نے مشہور معروف دیوار بنائی تھی جو آج تک موجود چلی آتی ہے اور دنیا کے عجائبات میں سے ایک ہے ۔

تخمیناً ساٹھ سال ہونگے جبکہ عیسائی بادشاہ ملک گیری کے لئے اِدھر اُدھر ہاتھ مارتے پھرتے تھے۔ اس وقت انگریزوں اور فرانسیسوں نے چین پر چڑھائی کرنی چاہی بلکہ چھیڑ چھاڑ شروع کردی ہاکو بنار کی پیہو نامی ندی کے خشک مقام پر کئی ایک قلعے تیار کرکے چینی سپاہ نے اپنی بہادری کے وہ جوہر دکھلائے کہ مخالفین کے تمام جہاز ٹوٹ گئے اور چھکے چھوٹ گئے اور ان کو معلوم ہوگیا کہ چینی سپاہ میں بہت بڑی طاقت ہے اور ان سے لڑائی کرنا خالہ جی کا باڑہ نہیں!

مگر خدا کی شان کہ وہ سلطنت چین جو روئے زمین میں سب سے بڑی طاقت ور اور مالدار سلطنت شمار ہوتی تھی ایسی کمزور ہوگئی کہ جاپان جیسی چھوٹی طاقت سے تاب مقابلہ نہ لاسکی۔ جس وقت سے جاپان کے ساتھ چینی سپاہ نے کمزوری دکھلائی تمام پادشاہان روئے زمین کی نظریں اس مریض سلطنت پر پڑنے لگیں۔ سب سے بڑی بدقسمتی یہہ ہے کہ خود چین کے شاہی خاندان میں بہت بڑا نفاق ہوکر بربادی بخش صورتیں پیدا ہورہی ہیں۔ اور اب جو صورت پیدا ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چین کی آزادی کے ایام ختم ہوچکے ہیں۔ مگر خدشہ ہے تو یہہ ہے کہ تقسیم سلطنت کے وقت باہمی طاقتوں کی لاٹھی نہ چل پڑے اس وقت جو خوفناک صورت پیدا ہوگی اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ سفیران سلطنت غیر بھی پیکن شہر ہی میں رہتے ہیں اور ان کے مکانات پہلے شہر میں ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ جب چینی بڑا دن ہو تو تحفہ تحایف لیکر شہنشاہ کے حضور میں سلام کے لئے حاضر ہوں۔ اس وقت یہی سفیر صاحبان معرض خطر میں اسی مشہور شہر میں موجود ہیں۔ باقی حالات روز بروز ناظرین کو معلوم ہوتے ہی رہتے ہیں ۔ عام

انتقالِ پُر ملال

بڑی افسوس اور نہایت ہی ملال کی بات ہے کہ لایق فایق جناب ڈاکٹر جان رومیر صاحب ساکن سانبھر راجپوتانہ نے بعارضہ بخار، ۲ جون سنہ ۱۹۱۰ء بوقت ۱۰ بجے شب کے اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو کوچ کیا۔ ان کی مفارقت نے تمام اہل شہر کو پژمردہ اور ملول کردیا۔ کیونکہ مرحوم نہایت ہی بااخلاق و بامروت حلیم مزاج مسیحی آدمی تھے ادنی اور اعلیٰ سے ہمدردی سے پیش آنا۔ غریب کا مفت علاج کرنا۔ اور سب قوم کے لوگوں کو اپنا بھائی سمجھنا ان کا عام شیوہ تھا جس کا باعث یہہ ہوا کہ ان کی میت میں تمام باشندگان سانبھر شریک تھے۔ ان کی دینداری اور ہمدردی کی یہہ ایک ادنیٰ مثال ہے۔ نعش کو برہمن۔ ویش اور مسلمان صاحبان کندھوں پر لے جانا باعث سعادت سمجھتے تھے۔ اور ہر ایک شخص حسب مقدور خیرات بھی کرتا جاتا تھا۔ نعش کے ہمراہ ایک اژدہام عام تھا۔ جیسے وہ دیندار اور نیک آدمی تھے ویسی ہی ان کی تجہیز و تکفین ہوئی ۔

اب دعا ہے کہ خداوند مسیح ہر ایک شخص کو نیک دل مثل ڈاکٹر صاحب مرحوم کے بناوے۔ اور ان کی روح کو آرام ابدی عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین ۔

ہم اپنی محنتوں سے چھوٹکر آرام پاتے ہیں ۔

راقـــــــم

جے۔ ایزبیل

محبّت

محبت وارثِ ملکِ بقا ہے ۔ محبت دل پسند و حق نما ہے
محبت زینۂ راہ و رضا ہے ۔ محبت مصدر ہر مدعا ہے

درِ اقدس پہ پیغمبر ہوں میں آیا
محبت بخشدے مجھ کو خدایا

محبت چابی ہے ایزد کے در کی ۔ محبت راہ ہے یزداں کے گھر کی

محبت تار ہو ابن و پدر کی - محبت کشش ہو باپ اور پسر کی
مجھے بھی دے محبت اے خداوند
رہوں تجھ میں ہمیشہ تا کہ خورسند

محبت قالبِ ایمان میں جان - محبت خیمۂ یزدان و انسان
مشامِ روحِ ایزد کو ریحان - یہی ہے ہدیۂ مقبولِ یزدان
عطا فرما محبت اے مسیحا
دل و جاں سے ہوں اسپر میں تو شیدا

محبت چارۂ مرغوب جانو - محبت نسخۂ مطلوب جانو
وصالِ عاشق و محبوب جانو - محبت جذبۂ مجذوب جانو
بنامِ ابن اے اب کر عنایت
مجھے جامِ مئے حُبّ محبت

محبت نیک تر اطفال جنتی ہے - ہمیشہ بہترین افعال جنتی
ہے جاہ و عزت و اقبال جنتی - تحمل صبر و استقلال جنتی
مجھے بھی بخشدے یا رب محبت
عطا فرما مجھے اے اب محبت

محبت عزتِ عاشق بڑھاتی - ہے یہ اطفال کو اپنے سکھاتی
خدا سے فضل پر بھی فضل پاتی - ہے یہ انسان اور یزداں کو بھاتی
مجھے بھی یا الٰہی کر عنایت
محبت و محبت و محبت

محبت غیروں کو اپنے بنالے - پیامِ شوق سے چلتوں کو پکڑلے
نگاہِ ناز سے اُڑتوں کو بچالے - یہی ہنسکر دِرا مُردے جِلالے
خداوندا براہِ مہر و شفقت
مجھے اب دے محبت دے محبت

محبت شیوۂ پیغمبراں ہے - محبت خاصۂ گل مومناں ہے
محبت پردہ پوشِ واعظاں ہے - محبت طاقتِ ہر ناتواں ہے
عطا کر اب مجھے وصلِ محبت
ہوئی ابتر مری اس بن ہے حالت

محبت آتشِ غصہ بجھالے - یہی خونخوار سے مسکین بچالے
غرور و کبر کا خرمن جلالے - رہِ فردوس بھی یہہ ہی نکالے
عطا فرما محبت اب مسیحا
دل و جاں سے ہوں اسپر میں تو شیدا

محبت رحم سے کمتر نہیں ہے - نہیں مغرور غصہ ور نہیں ہے
نہیں ہے بدگماں نافر نہیں ہے - یہہ کارِ خیر میں قاصر نہیں ہے
بنامِ ابن اے اب کر عنایت
مجھے جامِ مئے حُبّ محبت

محبت ہی ہے تعمیلِ شریعت - محبت کی خدا کی سی شباہت
محبت میں ہے تاثیر کرامت - محبت ہی ہے تدبیرِ فضیلت
محبّت و محبّت و محبّت ہے
مجھے بھی یا الٰہی کر عنایت

محبت منجیٔ کل عاصیاں ہے - محبت خالقِ ہر انس و جاں ہے
محبت مصدرِ حق بیگیاں ہے - محبت الفتِ رب کا نشاں ہے
محبت بخشدے مجھ کو خدایا
درِ دولت پہ تیرے شاد آیا

راقم

دینا ناتھ شاد - لودیانہ

کروگر کی باتیں

ڈیلی ایمپرس کا نامہ نگار پریزیڈنٹ کروگر سے ملا تھا- جسکی مختصر خبر رپوٹر نے بذریعہ تار برقی دی تھی اب اس ملاقات کی مفصل خبر آئی ہے:

کروگر- ہاں یہہ بالکل صحیح ہے کہ انگریزی فوجیں پریٹوریا پر قابض ہو گئیں- مگر اسکے معنے یہہ نہیں ہیں کہ جنگ ختم ہو گئی استغفر اللہ بوئروں کا اخیر دم تک جنگ کرنے کا مصمم ارادہ ہے- تمام ملک میں جب تک پانسو بھی ہیں وہ کبھی بھی مطیع نہ ہونگے- میں سپاہ سالار ڈیویٹ اور مسٹر شٹین کا بہت ہی ممنوں ہوں کہ انہوں نے بڑی ہی جانبازی اور اولوالعزمی کے کام کئے-

نامہ نگار- یقیناً جو آپ فرماتے ہیں صحیح ہو لیکن جب پایۂ تخت نکل گیا تو پھر جنگ کو ختم ہی سمجھنا چاہئے-

کروگر- نہایت جوش میں آکے- ہائیں یہہ آپ نے کیا کہا دار الخلافہ چیز کیا ہے- کثرت سے ایک مقام پر اینٹوں کا اجتماع ہے- گورنمنٹ کا پایہ تخت وہی ہے جہاں گورنمنٹ ہو- کہیں کنکر پتھر بھی پایہ تخت بنا کرتے ہیں- یہہ میں مانتا ہوں کہ ہمارے ملک پر حملہ ہوا لیکن ابھی وہ مفتوح تو نہیں ہوا- ہم اسی طرح جنگ کرنیکو موجود ہیں-

نامہ نگار- شاید آپ نے پریٹوریا کو اس لئے چھوڑ دیا مبادا آپ انگریزی فوج کے قابو چڑھ جاتے-

یہہ سُن کے سابق پریسیڈنٹ ہنسا اور کہا کہ میں ایسا نادان نہ تھا کہ اپنے کو قید کرا دیتا- دیکھو بات یہ ہے کہ میرے بوئر جب تک میدان میں نہ ہوں جنگ نہیں کر سکتے- اب میں ایک مقام سے دوسرے مقام چلا جاتا ہوں- اپنا موقع دیکھتا ہوں کبھی یہاں تو کبھی وہاں آپ دیکھیں گے کہ موقع سے پھر پریٹوریہ پہنچ جاونگا-

نامہ نگار- کیا یہہ صحیح ہے کہ آپ پریٹوریہ سے دو ملین کا سونا لے کے آئے ہیں انگلستان میں اس کا چرچہ ہو رہا ہے؟

کروگر- یہہ محض غلط ہے- ہاں وہ سامان اور روپیہ میرے پاس ہے جو ملکی ضرورتوں کے لئے کافی ہے- رہا خزانہ سرکاری اس کا میں پتہ نہ دونگا- دیکھیں لارڈ رابرٹ اسے ڈھونڈ تو لیں-

نامہ نگار- یہہ بھی سُنا گیا ہے کہ آپ ڈچوں کے جنگی جہاز میں پناہ لینا چاہتے تھے تا کہ لورنکو مارکوئس سے نکل جائیں-

کروگر- نہایت جوش سے- یہہ بھی بالکل غلط ہے- میں کسی جنگی جہاز کو نہیں جانتا- یاد رکھو میں اپنے ملک سے کبھی نہیں نکلنے کا- مجھے بھاگنے کی ضرورت ہی کیا ہے- میرے لئے سب کچھ یہیں ہو جائیگا+

واقعات اور آرائیں

قحط زدوں کیلئے غلہ کا جہاز۔ امریکے مشہور مسیحی اخبار کرسچن ہیرلڈ کے لایق اور دیندار ایڈیٹر کی کوشش سے ایک جہاز اناج کا بھرا ہوا جس میں کئی لاکھ من اناج ہوگا قحط زدوں کی امداد کے لئے اس ملک میں پہنچ گیا ہے۔ سوائے مسیحیوں کے اور کوئی قوم دنیا کے تختے پر نہ ایسی ہوئی اور نہ ہی موجود ہے جس کی تواریخ میں بلالحاظ قوم۔ مذہب اور ملک کے ایسی فراخ ہمدردی کا ثبوت پایا جاوے۔ ہم کو اس عمدہ اعلیٰ درجہ کی ہمدردی کا باعث محض مسیح کی محبت نظر آتی ہے۔ جس نے کہا کہ "تم نے مفت پایا مفت دو"۔ پیارے ناظرین کب تک آپ ایسے نجات دہندہ کو قبول نہیں کریں گے کہ جو انسان کے تنگ اور خود غرضی سے پُر دل کو ایسا کشادہ بنا سکتا ہے۔

فری چرچ آف سکاٹ لنڈ اور یونائیٹیڈ پریسبٹیرین چرچ کو ایک کر دینے کا معاملہ فری چرچ کی جنرل اسمبلی میں پیش ہوا۔ بعد بحث کے کثرت رائے سے قرار پایا کہ دونوں چرچ باہم ملا دئے جاویں۔

ممالک مغربی شمالی اور اودھ کے انڈیا سنڈے سکول یونین کی کنونیشن اس سال لکھنؤ میں پہلی سے ۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء تک منعقد ہوگی۔

لدھیانہ میں مقدمہ مسمات مجھی بیوہ سردار اُتم سنگھ صاحب بنام احمد جان سوداگر لدھیانہ کے [illegible]نے کے لئے ۱۲ جولائی کو کثیر التعداد لوگ جمع ہو گئے مگر عدالت میں بہت کم لوگوں کو جانا ملا۔ مسمات مجھی کے ساتھ لمبی جرح کی گئی۔ اس کی قوم۔ اس کی طرز معاشرت۔ سردار اتم سنگھ تک رسائی ہونے سے پہلے کا چال چلن۔ چادر ڈالنا۔ آنند پڑھنا۔ جو روپیہ لیا گیا اس کا جواز۔ حکام تک شکایت۔ حج کے لئے جانا۔ خواجہ احمد شاہ صاحب کی معرفت جو مقدمہ کیا اس میں کتنا روپیہ دینا پڑا۔ امرتسر کی ضیافت۔ کلکتہ کی سیر۔ پھر دوبارہ حج کے لئے جانے کا ارادہ کرنا۔ اور گوپال پور سے واپس ہو جانا۔ فتوٰی دینے والے مولویوں سے اسباب عداوت۔ اشتہار کا اثر۔ سردار بلونت سنگھ صاحب بارسٹر کی تقریر کا ایک لطف کہ کیا ثبوت ہے کہ پرداہ دولی میں مستغیثہ ہی ہے یا کوئی اور ہوشیار عورت۔ اور مولوی کریم بخش صاحب وکیل کا معقول جواب۔ توہین نقصان وغیرہ امور کی ایک لمبی جرح ہوئی۔

خواجہ احمد شاہ صاحب میونسپل کمشنر نے ۲۳ جولائی کو شہادت دی کہ اشاعت اشتہار سے جماعت اہل اسلام میں نفاق اور نفرت پھیلی۔ مستغیثہ کا نقصان اور توہین ہوئی۔ مستغیثہ نے وارث سردار اُتم سنگھ پر مقدمہ دیوانی کیا تھا۔ میں اس میں مستغیثہ کا مختار تھا اور جہاں تک مجھ کو معلوم ہے مستغیثہ کے پاس اس وقت زیور اور نقد کچھ نہ تھا۔ مستغیثہ نے مقدمہ چھوڑ کر ۳۵ ہزار روپیہ سردار بدن سنگھ سے لے لیا تھا۔ مجھ کو ۸۰۰۰ روپیہ ایک امرتسر کا مکان بخش دیا تھا۔ ماہ مارچ میں احمد جان نے مجھ سے برف کے ناجائز کرنے کے لئے مدد مانگی تھی مگر میں نے انکار کیا تھا۔ مفصل آیندہ۔

ویسٹرن ایکوٹوریل افریقہ کے بشپ ڈاکٹر تگویل صاحب وہاں کے نومریدوں کی کشادہ دلی کا بیان یوں تحریر کرتے ہیں کہ گذرے سال اُن لوگوں نے مشن کی امداد کے لئے ۳۰۳۵ پونڈ چندہ دیا۔ اور دیگر مشن کے کام کے لئے ۱۴۷ پونڈ اور برٹش اور فارن بائبل سوسائٹی کے لئے دو سو پونڈ دئے شاباش۔ (از مخزن مسیحی)

برٹش موزیم (عجائب خانہ) کے بابلی کمرے میں اور عجائبات میں سے ایک عجیب چیز ایک تختی ۲۴۰۰ برس کی ہے۔ اور نبوکدنظر کے پیتل کے دروازے کی سیڑھیاں اور شاہ دارا کی جس نے دانیل کو شیروں کی ماند میں ڈالا تھا مہر موجود ہے۔

اکثر یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا تجارتی لحاظ سے مشنوں سے کچھ فایدہ بھی ہوا ہے کہ نہیں اس کے جواب میں جزائر ہوائی کی تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ساٹھ برس گذرے ہیں کہ ان جزیروں سے کسی قسم کا تجارتی نفع نہیں تھا۔ ان جزیروں میں انجیل کی بشارت دینے میں ۱۲ لاکھ ڈالر خرچ ہوئے ہیں اور آج کل ان جزیروں کے ساتھ سالانہ تجارت پچاس لاکھ سے اسی لاکھ ڈالر تک کی ہوتی ہے۔ گویا اس کے ایک سال کے منافع سے انجیل کی بشارت کا کل خرچ ادا کیا جا سکتا ہے۔

پچھلی مردم شماری میں ہندوستانی مسیحیوں کی مردم شماری کے بارہ میں شمار کنندوں کی طرف سے ایک بڑی غلطی سرزد ہوئی تھی یعنے یہہ کہ مسیحیوں سے ان کی پہلی ذات یا قوم بھی دریافت کی گئی تھی جو مناسب نہیں تھی۔ ہمارے خیال میں مسیحیوں سے انکی پہلی ذات یا قوم کے دریافت کرنیکی ضرورت نہیں ہے۔ یہہ غلطی اکثر گاؤں میں ہوتی ہے اسواسطے گاؤں کے کارندوں اور معتبروں کو اسوقت جبکہ شمار کنندگان وقت مقررہ سے پہلے نام درج کرنیکے لئے آتے ہیں مسیحیوں کے نام مناسب طور سے درج کرانیمیں مدد کرنا چاہئے۔

دستور العمل اخبار نور افشاں لودیانہ

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ . . . . . عہ/
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ . . . . . عگر
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ . . . . . ہگر
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ . . . . . ہے
قیمت دو کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی . . . آر
بغیر ضمیمہ . . . . ہگر

نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نور افشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کئے جاری نہیں ہوگا۔ پر صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاویگا۔ جبکہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہے۔ اور نیز امسال کسی خریدار کو تخفیف قیمت اخبار نہ ہوگی؀

اڈیٹر

اشتہار ۱ ۴

ناظرین نور افشاں کی خدمت میں التماس ہے کہ بندہ نوازی کر کے اس کے دریافت کرنے میں بندہ پر احسان فرماویں کہ بندہ سات سال سے سخت مصیبت میں مبتلا ہے۔ اور وہ مصیبت یہہ ہے کہ سات سال سے بندہ کی بیوی مسمات لیزی سالومن مجھ سے علیحدہ ہے اور مجھ سے وہ بیماری کا بہانہ کر کے علاج کے واسطے علیحدہ ہوئی تھی۔ لیکن اب تین سال سے معلوم ہوا کہ وہ لاہور میں کسی غیر شخص کے ساتھ رہتی ہے۔ پر بندہ کو معلوم نہیں کہ کس جگہہ پر ہے۔ اگر کوئی شخص اس کے حال یا سکونت سے آگاہ ہو تو بذریعہ ایک پوسٹ کارڈ بندہ کو مطلع فرماویں۔ عنایت ہوگی؀

المشتہر

ایم۔ سالومن۔ پالم پور ضلع کانگڑہ؀

اشتہار؀ ۱ ۴

مسٹر لارنس مستعفی کیٹی کسٹ چرچ آف انگلینڈ راولپنڈی سے کسی دوسرے شہر کو تشریف لے گئے ہیں اگر کسی صاحب کو ان کی سکونت سے آگاہی ہو تو بذریعہ نور افشاں مطلع فرمائیں۔ نوازش ہوگی؀

المشتہر

جے۔ ایس ولیم۔ کلکتہ

اشتہار ۲ ۲

ایس۔ سٹیفن مشن دہلی۔ لڑکیوں کے بورڈنگ سکول کے واسطے ایک استادنی کی ضرورت ہے۔ چاہیئے کہ وہ چرچ آف انگلینڈ کی ممبر اور مستحکم بھی ہو۔ اگر سند یافتہ بھی ہو تو بہتر ہوگا۔ تجربہ کار عورت کو ترجیح دیجاویگی۔ تنخواہ وغیرہ کی بابت پادری۔ ایس۔ ایس۔ آلنٹ دہلی کو لکھو اور نقول اسناد بھی بھیجو؀

بقول کوکب ہند ایک انگریزی اخبار میں مرقوم ہے کہ پارسال آٹھ سو رومی کلیسیا کے پادری صاحبان پوپ صاحب کی تعلیم سے دست بردار ہو کے دوسری کلیسیاؤں میں شریک ہوئے یونہی دیگر پادری صاحب ارادہ ظاہر کر رہے ہیں۔ خدا اپنے ان نیک بندوں کی لاوہی

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و مینجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وائیلی کے اہتمام سے چھپا؀